رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ○

قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کرو۔

قاعدہ

ترتیل القرآن

العبد: ابو لوذع

شائع کردہ

نظارت نشر و اشاعت قادیان

Titel: Qaida Tarteel-ul-Quran (Urdu)

نام کتاب	قائدہ ترتیل القرآن
طبع اوّل	جماعت احمدیہ جرمنی 2005ء
طبع دوئم	مارچ/2008ء قادیان
تعداد	2000
مطبع	پرنٹ ویل امرتسر
شائع کردہ	نظارت نشر واشاعت قادیان

ISBN 81-7912-165-8

Computer composing: Shahid Hassan, Ben Mehta

فہرست اسباق

صفحہ	مضمون	نمبر شمار

حصہ سوم

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے راقم کو ایک عرصہ سے قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی توفیق مل رہی ہے مردوں عورتوں، بچوں، بڑی عمر کے، تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ہر طبقے کے افراد سے مجھے واسطہ پڑا۔ ان میں جن لوگوں نے قرآن کریم ناظرہ پڑھا ہوا تھا انکی غالب اکثریت ایسی نظر آئی کہ اول تو روانی سے تلاوت نہ کر پاتے تھے اور اگر کسی نے بہت محنت اور مدتِ مدید کے بعد تلاوت میں روانی پیدا کر بھی لی تو تلفظ ایسا غلط ہوتا کہ طبیعت پر گراں گزرتا تھا۔ پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ہماری اس بنیادی کمزوری کی طرف توجہ دلائی ہے اور اسکو دور کرنے کیلئے ایک عظیم الشان مہم کے آغاز کی ہدایت فرمائی ہے

ہماری جماعت میں صحت کے ساتھ قرآن نہ پڑھ سکنے کے مسئلہ پر غور کرتے ہوئے خاکسار اس نتیجہ پر پہنچا کہ دراصل ہمارے ہاں طریقِ تدریس اور ذریعۂ تدریس میں بنیادی سقم ہے۔ ہمارے ہاں قرآن کریم پڑھانے کیلئے اردو اور پنجابی لہجے کو رائج کر دیا گیا ہے اس سے بچہ اردو تو سیکھ جاتا ہے مگر عربی تلفظ اور قراءت میں روانی دونوں متاثر ہوتی ہیں۔ خوش الحانی تو صحتِ لفظ اور روانی کے بعد کا مرحلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم جماعت احمدیہ کے افراد ساری دنیا میں پھیل چکے ہیں ہم نے غیر اقوام کو قرآن سکھانا ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ اول ہم خود صحتِ تلفظ، روانی اور خوش الحانی سے قرآن کریم پڑھنا سیکھیں۔

قرآن کریم میں ایک خاص قسم کا صوتی حسن و جمال پایا جاتا ہے۔ یہ حسن ایک خاص انداز اور اسلوب کا حامل ہے جو نغمگی سے معمور ہوتا ہے۔ اس کا یہ صوتی حسن اور نغمگی اس کے ایک حرف کے دوسرے حرف کے ساتھ خاص طرز پر ملنے اور ایک لفظ کے دوسرے لفظ میں مخصوص ربط اور وقف و ابتداء کے خاص انداز سے تعلق رکھتی ہے۔ اسکے حروف کو کہیں اخفاء سے پڑھنا ہوتا ہے کہیں اظہار سے، کبھی ادغام ہوتا ہے تو کبھی ایک حرف دوسرے حرف سے خاص تعلق کے باوجود علیحدہ ادا کیا جاتا ہے۔ کبھی اقلاب ہوتا ہے کبھی ابدال۔ کہیں حرف سرعت سے ادا ہوتا ہے کہیں تراخی سے۔ یہ سب امور مل کر کلام کے صوتی جمال کو ظاہر کرتے اور نغمگی پیدا کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ لہجہ اور ادا بھی متناسب ہو تو تلاوت کرنے اور سننے کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔

قاعدہ ترتیل القرآن میں ان امور کو اصطلاحوں کے استعمال سے بچتے ہوئے آسان الفاظ میں پیش کیا گیا ہے اور اس کے مطابق مشقیں قرآنی الفاظ و آیات سے دی گئی ہیں۔

حروفِ قلقلہ، نون ساکن اور نون تنوین میں اظہار و اخفاء والے اسباق شاید بعض قارئین کو زائد از ضرورت محسوس ہوں لیکن تلاوت میں سلاست اور روانی کیلئے یہ اسباق ضروری ہیں۔

قرآنِ کریم کی عبارت میں نغمگی اور ترنّم ہے اسی لئے اسے ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہے اور جو لوگ تلاوت کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہر فرد تلاوت کرتے ہوئے عجیب کیف و سرور میں ہوتا ہے اور آواز کو بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ آواز بنانے کیلئے کہیں سیدھا کھینچنا ہوتا ہے اور کہیں گول کرنا ہوتا ہے آواز میں زیر و بم پیدا کرنے کیلئے کہیں آواز کو ٹھہرا کر کھینچنے کی ضرورت ہوتی ہے کہیں اسے بلندی سے پستی کی طرف لاتے ہیں۔ آواز لمبا کرنے کے مواقع اپنی اپنی جگہ پر وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں۔

جن حروف پر آواز ٹھہراتے ہوئے لمبا کرتے ہیں ان کے نیچے چھوٹا سا خط "ــ" لگا دیا گیا ہے۔ جن جگہوں میں ساکن حروف پر یا مشدّد حروف پر انکی حرکت پڑھنے سے پہلے آواز کو ٹھہراتے ہوئے لمبا کرتے ہیں ان مقامات کو سبق نمبر ۲۶ میں یکجا بیان کر دیا گیا ہے۔

پڑھنے میں لہجے اور ACCENT کو بھی بڑا دخل ہوتا ہے۔ مشدّد حروف والے الفاظ کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے پڑھانے سے لہجے میں بگاڑ آتا ہے اور ACCENT درست نہیں رہتا مثلاً قَدْ تَّبَيَّنَ کو قَتَّ اور بَيَّنَ دو حصّے کرکے پڑھائیں تو اصل لفظ قائم نہیں رہتا ہے۔ اصل لفظ تو قَتْ، تَبَيَّنَ ہے قَتَّ بَيَّنَ لفظ نہیں ہے۔ مشدّد حروف کے پڑھنے کا طریق ہم نے سمجھا دیا ہے اس طریق کے مطابق خوب مشق کرلیں تو کئی مشدّد حروف پر مشتمل لفظ روانی سے اور درست ACCENT کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

تکلّف اور تصنّع سے صوتی حسن متاثر ہوتا ہے۔ اس سے بچنے کیلئے پہلا اصول یہ ہے کہ جسطرح بالعموم حروف و الفاظ کی ادائیگی ہوتی ہے آپ اسی طرح پر ادا کریں۔ قراءت کے شوق میں بعض لوگ "ء" کو "ع" "ث" کو "ق" اور "ہ" کو "ح" بنا دیتے ہیں اسی طرح الفاظ کے سیدھے سادھے تلفّظ کو بگاڑ کر ادا کرتے ہیں۔ یہ زیادہ قبیح اور ناپسندیدہ ہے بہ نسبت اسکے کہ آپ سادہ پڑھ لیں۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ اگر مخارج کو بہتر بنانا ہے تو پہلے کسی سے رہنمائی لیں پھر اتنی مشق کریں کہ وہ آپکی طبیعت کا حصہ بن جائے اور تکلف نہ محسوس ہو۔ تیسرا اصول یہ ہے کہ "ع ح اور ق" وغیرہ حروف کو اتنا گہرائی سے ادا نہ کریں کہ بناوٹ محسوس ہونے لگے اسی طرح جن حروف کو تفخیم سے یعنی پُر پڑھا جاتا ہے ان میں بھی اتنی شدّت نہ اختیار کریں کہ طبیعت پر گراں ہو۔

تلاوت میں کسی مخصوص قاری یا شخصیت کی نقل کی کوشش نہ کریں۔ اپنے تلفّظ اور لہجے کو درست کریں اور روانی سے تلاوت کی عادت ڈالیں پھر محبّت و اخلاص اور سوز و گداز کے ساتھ اپنی طبیعت کے موافق آواز بنائیں اور خوش الحانی سے تلاوت کریں۔

ابو لوذع

حُروفِ تہجی

حُروفِ تہجی کو عربی طرز پر پڑھنے کے فوائد

۱۔ قرآن کریم ارشادِ باری تعالیٰ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ (کھول کر بیان کرنیوالی عربی زبان میں ہے) کا مصداق ہے اور سید ولدِ آدم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اِقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ یعنی قرآن کریم کو عربوں کی طرز پر پڑھو کے ماتحت حق رکھتا ہے کہ عربی طرز پر ہی پڑھا جائے۔
حروفِ تہجی کو عربی طرز پر پڑھنے سے آغاز ہی سے بچے کا ذہن اس امر کیلئے تیار ہو جائے گا۔

۲۔ کہتے ہیں کہ تین حرکات میں سے زبر (فتحہ) اَخفّ الحرکات ہے یعنی ادائیگی کے لحاظ سے آسان ترین ہے اور پھر زبر کے بعد الف ہو تو یہ حرف کی ادائیگی کو مزید واضح اور آسان بنا دیتا ہے عربی طرز میں بیشتر حروف زبر + ا سے ادا ہوتے ہیں اس لئے وہ حروف جن کی آوازیں ملتی جلتی ہیں ان میں فرق سمجھنا اور فرق کر کے پڑھنا بہت آسان ہو جاتا ہے مثلاً ح - ہ اسے عربی طرز پر حَا - هَا پڑھیں گے اور دونوں میں فرق کرنا بہت آسان ہوگا۔

۳۔ عربی طرز پر پڑھنے سے تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ ابتداء ہی سے پڑھنے والے کا مزاج عربی بننا شروع ہو جائے گا اور عربی زبان سے طبیعت مانوس ہونی شروع ہو جائے گی لہذا قرآن کریم کے عربی متن کے سمجھنے کے مرحلہ میں عربی زبان سے اپنائیت پیدا ہو جانے کی وجہ سے سیکھنے والا بہت سہولت محسوس کریگا۔

حروفِ تہجی شروع کرنے سے پہلے چھوٹے بچوں کو نقطوں پر مشتمل حسب ذیل مشق کروا دیں۔

.	.	.	..	..	.	..
∴	∴	∴	∴	..	.	..
∴	∴	.	..	∴	..	.

پہلا سبق (حروفِ تہجی کا عربی تلفظ)

ا	ء	ب	ت	ث	ج	ح
اَلِفْ	هَمْزَةٌ	بَا	تَا	ثَا	جِيْمْ	حَا
خ	د	ذ	ر	ز	س	ش
خَا	دَالْ	ذَالْ	رَا	زَا	سِيْن	شِيْن
ص	ض	ط	ظ	ع	غ	ف
صَادْ	ضَادْ	طَا	ظَا	عَيْن	غَيْن	فَا
ق	ك	ل	م	ن	و	ه
قَافْ	كَافْ	لَامْ	مِيْمْ	نُوْنْ	وَاوْ	هَا
			ي			
			يَا			

مشق

ا ا ء ء ا ء ا

ه ه ء ه ا ء ه

ع ع ح ع ح ح ع

ح غ غ خ غ خ خ

غ خ ع غ ح ا ء

ه ع ح غ خ ق ق

ك ق ك ك ج ج ش

ج ش ش ج ي ي ش

ي ك ق ج ي ض ض

ق ش ض ق ض ي ك

ا ء ه ع ح غ خ

ج ش ي ل ل ن ل

ن ن ر ر ل ر ن

ر ض ل ن ر ط ط

د ط د د ت ت د

ط ت ط د ت ظ ظ

ذ ظ ذ ذ ث ذ ث

ث ض ظ ذ ظ ض ث

ظ ض ا ء ه ع ح

غ خ ق ك ج ش ي

ض ل ن ر ط د ت

ظ ذ ث ز ز س ز

س س ص ز ص ص ز

س ص ف ف و ف و

و ب م م ب ب م

م ف و ب م ن ل

ا ء ه ع ح غ خ

ق ك ج ش ي ض ل

ن ر ط د ت ظ ذ

ث ز س ص ف و ب م

ا ب ت ث ج ح خ

د ذ ر ز س ش ص

ض ط ظ ع غ ف ق

ك ل م ن و ه ء ي

مُرَکَّب حُروف

جب حروف آپس میں ملا کر لکھے جاتے ہیں تو انکی شکل کچھ بدل جاتی ہے ایک چھوٹے سے خط کے ذریعہ سے دو حروف کو ملادیا جاتا ہے۔

مشق

ہ ا ھا ھـ ئـہ عـع ھـع

ھح خا خـہ ھـخ غـخ ھـغ

خع غا قخ حق عـق حلك

كا قلك كـہ غـق كـع كـح

كق قج جش كي ئـھحخخ قلك

جشي ضك جض ضل لض

لا كل كا لي يي لا لل لا

عـا ئـن ني ضـن نـر هن لـر

شا كـر لـر حا حخ حي يـر

عـر يه ئهعحغخا تكجشيضلنر

طه خط طن قط جط طل شط

عـد طـد طِـن نـد لت تـد يـد

ت ه ة تـه ة تـة تـر ة خـة

هـة تي يت كـد ضـة تـل لـة

ظي شظ ظـة هظ ضظ هـذ عـذ

غـذ طـذ نـذ تث ثـر نث ثي

تطـد ثظـذ

عـز شز لـز تـز يـز حس

سض جس سر خس سز سص صت

جص صر غص صـذ شص كص

صف فـر فـز حف فق فك فط

فو قـو لـو كو نو صب بو ضب

بـد بـم نـم مغ مـم لـم حـم

ما سصـز بمفو

ثكة هئن هعا عجه ستع حلم

غحس ثصح تغد خكغ فخذ ضثغ

قـتي شقث منق كطش لكل بهك

جلب طسج قشل نـتي يضط تبي

لبا عـلر لكا مـتي للو فـلا لـبر

صطف ظیم لبض للا بھز لنا

دوسرا سبق (حرکات کی پہچان)

حرکات یعنی زبر "ـَـ" پیش "ـُـ" اور زیر "ـِـ" کو حروف پر لکھ کر بھی سکھایا جا سکتا تھا مگر ہم نے چونکہ جوڑ کر کے پڑھنے کی بجائے ابتداء سے ہی رواں پڑھنے کی عادت ڈالنی ہے اس لئے حرکات کی پہچان کا سبق علیحدہ رکھا گیا ہے۔ لہٰذا اس کے بارہ میں یہیں اچھی طرح سمجھ لیا جائے کہ اوپر چھوٹا سا خط زبر کہلاتا ہے جسے عربی میں "فَتْحَۃ" کہتے ہیں۔ ایک طرف سے گولائی میں مڑا ہوا خط "ـُ" "پیش کہلاتا ہے اسے عربی میں "ضَمَّۃ" کہتے ہیں۔ اور نیچے چھوٹا خط زیر کہلاتا ہے اسے عربی میں "کَسْرَۃ" کہتے ہیں

مشق

ـَـ ـُـ ـَـ ـُـ ـِـ ـِـ

ـَـ ـُـ ـَـ ـِـ ـَـ ـِـ

ـُـ ـُـ ـَـ ـِـ ـُـ ـَـ

ـِـ ـُـ ـَـ ـُـ ـِـ ـَـ
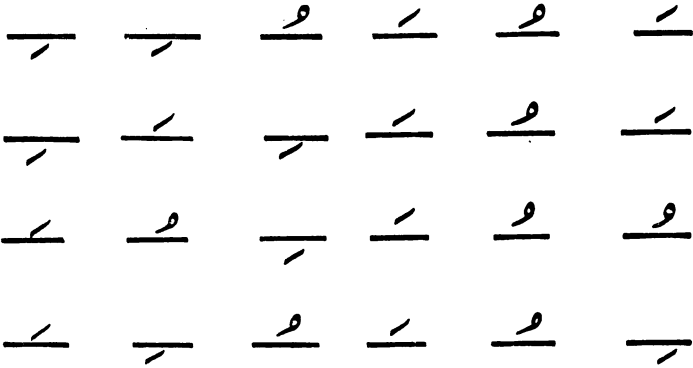
تیسرا سبق (مُتَحَرِّک حُرُوف)

حرکات کی پہچان گزشتہ سبق میں کروادی گئی ہے۔ جس حرف پر کوئی حرکت ہو اُسے "مُتَحَرِّک حرف" کہتے ہیں۔ اس سبق میں آپ کو صرف یہ سیکھنا ہے کہ متحرک حروف کی آواز کیسی ہوگی۔ حرکات کے نام ہر حرف

کے ساتھ دہرانے کی ضرورت نہیں۔ متحرک حرف کو صرف اتنا وقت دیں جتنا ایک نقطہ لگانے میں صرف ہوتا ہے۔

فتحہ : جس حرف پر یہ علامت ہو اسکو پڑھنے کیلئے تھوڑا سا مُنہ کھلے گا (بَ)

ضمّہ : جس حرف پر یہ علامت ہو اسکو پڑھنے کیلئے لب گول ہوں گے آواز آگے کو ہوگی (بُ)

کسرہ : جس حرف پر یہ علامت ہو اسکو پڑھتے ہوئے منہ کھلے گا آواز نیچے کو ہوگی (بِ)

متحرک حروف کو پڑھتے ہوئے صرف اتنا وقت دیں جتنا ایک نقطہ لگانے میں صرف ہوتا ہے آواز قطعاً لمبی نہ ہو اور حرف کو چُستی سے ادا کیا جائے حرف ڈھیلا ڈھالا نہ رہے۔

ضمّہ والے حرف کو "و" کی طرف مائل کرتے ہوئے پڑھیں مثلاً "بُوْ" (آواز آگے کو ہو)

کسرہ والے حرف کو "ی" کی طرف مائل کرتے ہوئے پڑھیں "بِيْ"۔ "و" اور "ي" لکھ کر کاٹ دینے سے یہ وضاحت مقصود ہے کہ آواز "و" یا "ی" کی طرف مائل ہو مگر لمبی نہ ہو۔

نوٹ : الف پر حرکت یا سکون آجائے تو یہ الف نہیں رہتا ہمزہ بن جاتا ہے۔

مشق

اَ ءَ ہَ اَ عَ ءَ حَ غَ حَ خَ

غَ قَ خَ كَ قَ جَ كَ شَ جَ يَ

شَ ضَ يَ لَ ضَ نَ لَ رَ نَ طَ رَ دَ

طَ تَ دَ ظَ تَ ظَ ذَ ثَ ذَ زَ ثَ سَ

زَ صَ سَ فَ صَ وَ فَ بَ وَ مَ

اُ عُ اُ هُ عُ هُ حُ غُ خُ غُ

قُ خُ كُ قُ جُ كُ شُ جُ يُ شُ

ضُ يُ لُ ضُ نُ لُ رُ نُ طُ رُ دُ

طُ تُ رُ ظُ تُ ذُ ظُ ثُ ذُ زُ ثُ

سُ زُ صُ سُ فُ صُ وُ فُ بُ مُ

○

اِ عِ هِ اِ عِ هِ حِ عِ غِ حِ خِ

غِ قِ خِ كِ قِ جِ كِ شِ جِ يِ شِ

ضِ يِ لِ ضِ نِ لِ رِ لِ طِ رِ دِ طِ

تِ دِ ظِ قِ ظِ ذِ ثِ ذِ زِ ثِ سِ

زِ صِ سِ فِ صِ وِ فِ بِ وِ مِ

بِ مِ

چوتھا سبق
(متحرک حروف کی ملی جلی مشق)

۱۔ اس سبق کی مشق کرتے ہوئے متحرک حرف کو صرف اتنا وقت دیں جتنا ایک نقطہ لگانے میں صرف ہوتا ہے۔ ۲۔ ضمہ کو "و" کی طرف اور کسرہ کو "ي" کی طرف مائل کرکے پڑھیں ۳۔ ہر حرف علیحدہ پڑھیں ایک سانس میں ایک سے زائد حرف نہ پڑھیں تا ابتدا ہی سے سانس پر ضبط حاصل ہو۔

مشق

اَ اِ اُ ءِ ءُ ءَ هَ هُ

هِ عَ عِ عُ عَ حَ حُ حِ

حَ غِ غُ غَ خِ خَ خُ قُ

قِ قَ كَ كِ كُ جُ جَ جِ

شَ شُ شِ يُ يِ يَ ضَ ضِ

ضُ لِ لُ لَ نُ نَ نِ رَ

رُ رِ طِ طُ طَ دُ دِ دَ

تُ تَ تِ ظَ ظِ ظُ ذُ ذِ

ذَ ثُ ثَ ثِ زِ زُ زَ سِ

سَ سُ صَ صِ صُ فِ فُ

فَ وُ وَ وِ بَ بُ بِ

مِ مُ مَ

پانچواں سبق

(دو ۲ حروف کو اکٹھا پڑھنا)

اس سبق میں دو دو ۲ حروف اکٹھے دیئیے گئے ہیں ان کو اکٹھا ہی پڑھیں۔ کوئی ایک حرف ڈھیلا ہو نہ لمبا۔ دونوں ایک آواز سے پڑھیں بیچ میں آواز رُکنی یا ٹوٹنی نہیں چاہیئے۔

آواز کے اعتبار سے ہر حرف علیحدہ سنائی دے مثلاً "لَاُ" کو لاؤ "جُاِ کو جوئے اور "شُعِ" کو شوئے۔ نہ پڑھیں ھمزہ یا عین کی آواز پچھلے حرف کی آواز سے مل کر ادا نہ ہو بلکہ نمایاں طور پر علیحدہ ہو۔ ایک سانس میں دو ۲ حروف ہی پڑھیں۔

مشق

اَبَ اُبُ اِبِ ئِقَ ئُقُ

ئُقِ قِاَ لَاُ جِاُ جُاِ

هُمِ هِمُ مَهُ تِهَ هَتِ

بَهُ بِهَ هُوَ بُهِ بَتُ

عَفَ شُعِ عُفِ شَعُ حُوِ

حَوَ جِوُ ثِحَ جُحُ ثَحُ

هَنَ ظَغُ غِنُ ظِغَ خُطِ

جُغَ خِةُ خِيُ خُيَ خِرَ

رَخُ قَلَ كَلَ قِلُ كِاُ

صُقَ صَقِ صِقُ ضَكَ ضَكِ

ضِكُ جُاَ لَجِ جِاُ جُثَ

شُعِ شِعَ نَشُ نُشِ خِيَ

يُغُ تِيَ نِيُ ضَعَ لِضَ

ضَكِ كُضِ كِلُ لِاُ ئِلَ

لَاِ غُنِ نِذُ نُاِ لَرَ

فُمِ رَوَ رِمَ اِرَ طَلَ

هُطِ طَبِ هِطُ دَذَ نِدُ

دِذُ عِدِ حَتِ تَطَ خِتُ

شَتِ تِثُ سُتَ كِتُ ظَرَ

يَظَ ظُاَ يِظُ ظِحَ لَذَ

ذَاُ لُذِ بَثِ ثِتُ ثِحُ

ثُطِ غِذَ زِرَ رُزِ زِهُ

سُاِ لِسَ سَعِ خِسَ صُنُ

عُصَ صَرُ صَحَ اَفَ لُفِ

فَاُ عِفُ عُفِ وَلَ لِوُ

رَوَ وُذَ اَبَ ئُبَ بَبِ

لِبُ بَاَ بِهَ بُهِ بَتُ

بُتِ مُذِ حِمَ مَعَ لَمِ

چھٹا سبق (تین حروف کو اکٹھا پڑھنا)

اس سبق میں تین حروف اکٹھے دئے گئے ہیں۔ تینوں حروف کو اکٹھا اور ایک آواز میں پڑھیں۔ نہ تو آواز درمیان میں ٹوٹے اور نہ ہی کوئی حرف دبے۔ بلکہ تینوں حروف برابر سنائی دیں۔ الفاظ کے درمیان مناسب وقفہ دے کر پڑھیں۔

مشق

فَعَلَ فُعُلَ فِعِلِ فُعِلَ

سَمِعَ سُمِعَ جَمَعَ جُمِعَ

مَكَثَ اَمَرَ حَمِدَ حُمِدَ

مَلَاَ مُلِاَ اُمِرَ عَرَضَ

عُرِض بَلَدِ مَعَكَ اِرَمَ

نُفِخَ بَرِقَ خَسَفَ مَئِذَ

ذُكِرَ ذَكَرَ قَتَلَ قُتِلَ

سَاَلَ سُاِلَ لِكُاَ نُكِاَ

كِلَاُ كِلِلِ فِئَةُ اَجَلَ

رَجُلُ نَذَرَ نُذِرَ رَحِمَ

رُحِمَ نَعِدُ نُعِدُ ئِكَةُ

دُبُرِ رَضِيَ وَهِيَ وَهُوَ

بَقَرَ مَحَقَ صَعِقَ عَلِمَ

رَزَقَ حَسِبَ قَلَمَ مَلِاَ

لِلَاُ كُفِرَ اَمَةُ سُقِطَ

مَلَاُ رَهَبَ رَغِبَ كَرُمَ

وَصَفَ يَصِفُ وَهَبَ يَهَبُ

وَزَنَ يَزِنُ زِنَةُ مَرِضَ

مَلِكُ وَلِيَ جَبَرَ جَذَبَ

فَلَقِ خَلَقَ رَطَبُ صَرَمَ

قَبَرُ بَطَلَ رُزِقَ طَعِمَ

رَمَزُ زُمُرُ سِنَةُ اَخَذَ

شَفِعَ قَرَعَ طَرَقَ لَعِقَ

عَلَقِ عِدَةُ لَعِبَ صِفَةُ

صُبِغَ لَغُبَ غَلَبَ حَتَمَ

وَبُلَ هَطَلَ صَرَفَ سَلَطَ

مَقُتَ مَزَحَ هَمَزَ رُجِمَ

رَأَفَ جُلِدَ شَهِدَ زَبَدُ

بَشَرِ وَزَرَ عَبَسَ بَسَرَ

كُتِبَ كُتُبُ أَمَدُ وُعِدَ

عَظُمَ وُعِظَ عِظَةُ كَثُرَ

ساتواں سبق (متحرک حرف کو ساکن حرف کے ساتھ ملانا)

سکون (جزم) کی علامت : "ـْـ" ہے جس حرف پر یہ علامت ہو اسے ساکن کہتے ہیں۔ سکون کے معنی ٹھہراؤ کے ہیں لہٰذا متحرک حرف کو ساکن حرف کے ساتھ ملاتے ہوئے اس پر آواز ٹھہرنی چاہیئے مثلاً لَ + مْ لَمْ "لَ" کی زبر (فتحہ) پڑھتے ہوئے مْ پر آواز کو ٹھہرائیں۔ لَمْ "مْ" کی آواز کیلئے لب ملیں تو آواز ختم ہونے سے پہلے کھلیں نہیں ورنہ "مْ" میں جنبش آجائے گی اور حرف کا حسن متأثر ہوگا۔ "ءْ" اور "عْ" ساکن کو پڑھتے ہوئے بھی ان پر آواز ٹھہرائیں گے تو یہ درست پڑھے جائیں گے اگر آواز ہوا میں رہ گئی تو ظاہر ہے یہ حروف ادا نہیں ہونگے مثلاً شَأْ سے شَا اور نَعْ سے نَا بن جائے گا جو درست نہیں ہوگا

مشق

اَمْ	لَمْ	سَمْ	جَنْ	تَنْ	ذَنْ
بَلْ	مَلْ	تَلْ	جَثْ	حَتْ	مَثْ
مَهْ	سَهْ	بَهْ	تَهْ	تَشْ	هَثْ
قَثْ	فَثْ	فَحْ	شَحْ	شَخْ	مَخْ
نَغْ	زَغْ	مِعْ	نِعْ	شِأْ	ظَلْكْ
ثَكْ	شَكْ	سُلْ	سُعْ	سُمْ	شُمْ
شُهْ	شُحْ	مُتْ	قُلْ	كُنْ	قُمْ
بُنْ	تُمْ	رُخْ	رُكْ	يُفْ	اِفْ
اِمْ	اِكْ	مِلْ	مِرْ	مِشْ	بَأْ
شِنْ	رُءْ	اِذْ	ضَأْ	رُعْ	عِنْ

آٹھواں سبق (حروفِ قَلقَلہ)

پانچ حروف "ق، ط، ب، ج، د" ایسے ہیں کہ ساکن ہونے کی حالت میں انکو پڑھتے ہوئے جس جگہ آواز ٹھہرتی ہے وہاں اگر ان کو تھوڑی سی جنبش نہ دی جائے تو یہ پڑھنے مشکل ہوتے ہیں اور لفظ روانی اور سلاست سے نہیں پڑھا جاتا۔ ان کے اس ہلانے کو کہتے ہیں قلقلہ کرنا۔ مثلاً ءَبْ۔ "ء" کو "ب" سے ملاتے ہوئے جب "ب" کی آواز کیلئے لب ملیں تو آواز ختم ہونے سے پہلے ہی انہیں کھول دیں۔

مشق

زَقْ ذُقْ مَقْ نُطْ بَطْ اِطْ

اَبْ اِبْ اُبْ سُبْ سَبْ

سِبْ حَجْ جَجْ هِجْ دَدْ عِدْ

جُدْ اُقْ اَطْ كِبْ اِجْ مُدْ

نواں سبق (حروفِ قَلقَلہ اور دیگر حروف کی ملی جلی مشق)

اس سبق کی مشق میں یہ احتیاط کریں کہ پانچ حروفِ قلقلہ کے علاوہ کوئی حرف ساکن ہونے کی حالت میں ہلے نہیں۔ حروفِ قلقلہ کی مشق جتنی ضروری ہے اس سے بڑھ کر دوسرے حروف کی مشق ضروری ہے کہ وہ ساکن ہونے کی حالت میں ہلنے نہیں چاہئیں۔

مشق

بَلْ قُلْ كَبْ نِمْ رَبْ سُنْ

اِمْ اَجْ تُمْ سَجْ مَهْ قَدْ

نَغْ حَدْ صَفْ قَطْ بُنْ حَطْ

مَنْ وُهْ رِمْ خَبْ جِتْ مُلْ

اَبْرِمْ مَغْرِبْ مَشْرِقْ اِنْحَتْ مُدْبِرْ

قِبْلَهْ مَسْجِدْ مَجْلِسْ يَسْتَحْ اِطْعَمْ

اُمْدُدْ اِضْرِبْ اِقْرَءْ اَمْسِكْ اُعْبُدْ

اِجْلِسْ نَغْفِرْ نَشْرَحْ صَدْرَكْ

دسواں سبق (گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے قواعد کا اعادہ)

اس سبق کی مشق میں متحرک حرف کو چستی سے ادا کریں، جتنے حروف اکٹھے دیئے گئے ہیں ان کو اکٹھا پڑھیں درمیان میں آواز ٹوٹنی نہیں چاہیئے آخر میں ایک جملہ ہے اسے ایک سانس میں پڑھنے کی مشق کریں۔ حروفِ قلقلہ اور دیگر ساکن حروف کو بتائے گئے طریق پر فرق کے ساتھ پڑھیں۔

مشق

سُبُ سُبْ لِمَ حَدْ فُخِ مَغْ

كُلِ وُهْ يِهِ يِهْ جِلْ جُلْ

لَتْ كَتْ بَمْ سُرُ مِمْ لِاُ

لِرِ لِاِ تِاَ شَاُ هَبَ بِثَ

لِلِ خِرَ صَبُرُ ذُقْ سَقَ عَطْ

حَطْ طَبْ تَبَ لُجَ تَجَ ثَقْ

صِفْ شِيَ غَطْ رَتْ لِزْ خَبْ

ضِحْ ضِيَ سُجْ قُلْ غِزْ عُدْ

اَمْنُ كُفِرَ فِسْقُ قَلَمْ صَمَدْ

كَرَمْ عِجْلَ حِجَجْ فُتِحَ فَهِيَ

اَخْرَجَ فَعَلْنَ خَرَجْنَ اَظْلَمَ فَاَخْرَجَ

يَحْسَبُ اَلْحَمْدُ كَمْ لَبِثْتَ لَقَدْ عَلِمْتَ

سَنُقْرِئُكَ تَفْتَأُ تَذْكُرُ اِسْتَغْفِرْ تُغْفَرْ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

گیارہواں سبق (متحرک حروف کو حروفِ مدّہ کیساتھ پڑھنا)

"ا" سے پہلے زبر (فتحہ) "و" ساکن سے پہلے پیش (ضمہ) اور "ي" ساکن سے پہلے زیر (کسرہ) ہو تو یہاں آواز کو لمبا ہونے دیا جاتا ہے، روکا نہیں جاتا۔ اور عربی میں لمبا کرنے کے مفہوم کیلئے لفظ ہے "مدّ" اس لئے "ا - و - ی" کو حروف مدّہ کہتے ہیں۔

متحرک حرف کے بارہ میں بتایا گیا تھا کہ اسکی آواز کو فوراً روکنا ہوتا ہے۔ حرفِ مدّ اپنے مفہوم اور صوت کے اعتبار سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ اس پر آواز فوراً نہ رُکے بلکہ لمبی ہو۔ لہذا حرفِ مدّ کو کم از کم دو ۲ حرکات کے برابر وقت دینا چاہیئے۔ مثلاً متحرک حرف کو پڑھتے ہوئے اگر اتنا وقت صرف ہوتا ہے جتنا ایک نقطہ لگانے میں تو حرفِ مدّ کو کم از کم اتنا وقت دیا جائے جتنا دو ۲ نقطے لگانے میں صرف ہوتا ہے بَ = بَ. تو بَ + ا = بَا: ↑ بُ = بُ. تو بُ + و = بُو: ← بِ = بِ. تو بِ + ي = بِيْ: ↓

حروفِ مدّہ کے پڑھنے میں بالعموم بڑی لاپرواہی برتی جاتی ہے حالانکہ نہ صرف یہ کہ اس سے عبارت کا حُسن متاثر ہوتا ہے بلکہ مفہوم بھی بگڑتا ہے۔ آواز بنانے اور تلاوت میں روانی پیدا

کرنے کیلئے ضروری ہے کہ حروفِ مدّہ کو لمبا کرکے پڑھا جائے۔ جنہوں نے پُرانا پڑھا ہوا ہو اور متحرک حرف اور حرفِ مدّ میں نمایاں فرق کرکے پڑھنے کی عادت نہ ہو انکے لئے بہتر ہے کہ حرفِ مدّ کو معمول سے بھی قدرے زیادہ لمبا کرکے پڑھیں اور خوب مشق کریں۔ بعض جگہ تو لفظ کی شان و شوکت اور اسکا مفہوم ہی حرفِ مدّ کو تین حرکات کے برابر وقت دیتے ہوئے لمبا کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً لَارَیْبَ ہے اس میں شک کی قطعی نفی ہے اور یہ مفہوم لَا کو زیادہ لمبا کرنے سے نمایاں ہوتا ہے۔

مشق

ءَا عُوْ ئِيْ اُوْ اِيْ هُوْ هِيْ

هَا عَا عُوْ عِيْ حَا حِيْ حُو

غُوْ غَا غِيْ خِيْ خَا خُوْ قَا

قِيْ قُوْ كِيْ كَا كُوْ جَا جُوْ

جِيْ شَا شِيْ شُوْ يُوْ يَا يِيْ

ضِيْ ضَا ضُوْ لَا لُوْ لِيْ نِيْ

نَا نُوْ رِيْ رُوْ رَا طُوْ طَا

طِيْ دِيْ دَا دُوْ تِيْ تَا تُوْ

ظِيْ ظَا ظُوْ ذَا ذُوْ ذِيْ ثَا

ثِيْ ثُوْ زُوْ زَا زِيْ سَا سِيْ

سُوْ صِيْ صَا صُوْ فَا فُو فِيْ

وُوْ   وَا   وِيْ   بَا   بُوْ   بِيْ

مَا   مِيْ   مُوْ

دَاقَ   رُوْمُ   اَبَا   قَالَ   اَلَا

زَادَ   كَمَا   طَالَ   اِذَا   دِيْنُ

جَادَ   رِيْحِ   بَالَ   زُوْرُ   بَلَا

يِيْنَ   كَانَ   فَذُوْ   فَمَا   لَفِيْ

يَكَا   تَقِيْ   جِيْدِ   نُوْحُ   قِيْلَ

طُوْرُ   بَنِيْ   لَذُوْ   نَسِيْ   بِمَا

غَفُوْ   مَاتَ   رَحِيْ   فُوْمِ   تُقَا

فِيْكَ   جَذَا   ذَاقَ   كَرِيْ   هَاتِ

جُوْدُ   عَادَ   دُوْنَ   طَالُوْتَ   جَالُوْتَ

هَارُوْنَ   بِبَابِلَ   هَارُوْتَ   وَ مَارُوْتَ

بارہواں سبق (حروفِ لِیْن)

"و" یا "ي" ساکن سے پہلے اگر فتحہ ہو تو یہ "حروفِ لِیْن" کہلاتے ہیں۔ حرفِ لِیْن کو پڑھنے کیلئے پہلے فتحہ کی آواز ہوگی پھر اسی آواز کو توڑے بغیر "و" یا "ي" کی نسبت سے گول کردیں گے۔ اگر "و" ہے تو آواز اوپر کو جاتے ہوئے نصف دائرہ بنائے گی۔ جیسے

بَوْ تَوْ ثَوْ اسے بُو تُو ثُو نہ پڑھیں۔ اگر حرفِ لین "ي" ہے تو آواز نیچے کو گول ہوگی بَيْ تَيْ ثَيْ

لین کے معنے نرمی کے ہیں اور مڑ جانا نرم چیز کا خاصہ ہے۔ حرفِ لین کی آواز گولائی میں ہوتی ہے۔ اسی لئے اسکو حرفِ لین کہتے ہیں۔ اسکو اسکی صفت کے مطابق ہی پڑھنا چاہیئے حرفِ مدّ کی طرح حرفِ لین کو درست پڑھنے کیلئے وقت درکار ہوتا ہے اگر اسے بہت سرعت سے پڑھیں گے تو یہ غلط ہو جائے گا مثلاً اَوْ كَصَيِّبٍ سے بالعموم لوگ اُو كَصَيِّبٍ بنا دیتے ہیں قرآن کریم میں حرفِ مدّ کی طرح حرفِ لین کو زیادہ وقت دینے کی گنجائش رکھی ہے۔ مثلاً حروفِ مقطعات میں سے ان حروف پر مدّ ہے جن کے تلفظ میں حرفِ مدّ کے بعد ساکن حرف آتا ہے۔ مثلاً عٓسٓقٓ میں جیسے "س" اور "ق" پر مدّ ہے "ع" پر بھی ہے جبکہ "س" میں ي حرفِ مدّ ہے اور "ع" میں حرفِ لین۔

مشق

اَوْ اَيْ بَوْ بَيْ تَوْ تَيْ ثَوْ ثَيْ

زَوْ زَيْ عَوْ عَيْ حَوْ كَيْ قَوْ رَيْ

فَوْ سَيْ لَوْ لَيْ سَوْ وَوْ شَيْ هَيْ

فَوْزٌ غَيْبٍ حَيْثُ يَيْنِ رَيْبَ

خَوْفُ خَيْطُ دَوْرُ دَيْنَ زَوْجَ

رَوْحُ رَيْثُ كَيْفَ ذَوْقُ فَوْقَ

تیرھواں سبق (حروف مدّہ و لین کی ملی جلی مشق)

اس سبق کی مشق کرتے ہوئے حروفِ مدّہ و حروفِ لین کو برابر وقت دیں۔ حرفِ مدّ کی آواز سیدھی اور حرفِ لین کی گول ہو۔

مشق

بَا	بُوْ	رَوْ	بِيْ	رَيْ	تُوْ

بَا بُوْ رَوْ بِيْ رَيْ تُوْ

تَا فَوْ صَوْ وَيْ تِيْ هَا

هَوْ ثِيْ ثُوْ ثَا هَيْ مُوْ

رَانَ قَوْلُ عَوْرَ لُوْطُ اَيْنَ اَخِيْ

مَوْجُ قِيْلَ عِشَا نُوْرُ مَوْتَ

رَاحَ هُمَا نَسُوْ رَاوْ نَسِيْ

طِيْلَ بَيْنَ فِيْهِ فَلَا فُوْمُ

صَوْمُ رُمُوْ بَاتَ ضَيْفُ قَوْمُ

لِدُوْ ذَوِيْ جَارُ عَدَا دَعَوْ

بَيْضَ بَغَوْ غِشَا زَيْتُ فَوْقَ

چودہواں سبق (گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے قواعد کا اعادہ)

اس سبق کی مشق کرتے ہوئے متحرک حرف کی حرکت واضح پڑھیں پیش کی زبر نہ بن جائے حروفِ قلقلہ اور حروفِ مدّہ ولین کو بتلائے ہوئے طریق پر پڑھیں۔ علاوہ ازیں جتنا حصہ اکٹھا دیا گیا ہے وہ روانی سے بغیر رُکے اور بغیر آواز توڑے پڑھیں۔

مشق

مُلُوْكُ نَسُوْهُ اُمُوْرُ اَعُوْذُ

غُرُوْرُ يَقُوْلُ يُوْسُفَ اُوْتِيَ

اُوْتِيْ نُخْفِيْ وُجُوْهُ تَفُوْرُ

اُمْلِيْ دُمُوْعُ تَجْرِيْ فَرَاغَ

نُجُوْمُ بَيْنِيْ مَكَانَ يَكُوْنَ

يَدَيْهِ مِيْثَاقَ صُدُوْرِ اَيْمَانُ

تَهْوِيْ اَيْدِيْكُمْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ

تَبْتَغِيْ بَيْنَكُمْ عَلَيْهِمْ لِيُضِيْعَ

اَبَوَيْهِ نُوْحِيْهِ زَوْجَيْنِ تَبِعَنِيْ

نُوْرُهُمْ يَلْوُوْنَ مَوْعُوْدِ تَدْعُوْنَ

تَحْيَوْنَ مَغْضُوْبِ سَمِعْنَا فِرْعَوْنَ

صَالِحُوْنَ رَازِقِيْنَ يَسْتَوْفُوْنَ يُفْسِدُوْنَ

تَرَوْنَهُمْ لِلْخُرُوْجِ حُسْنَيَيْنِ يَهْجَعُوْنَ

اَفَعَيِيْنَا قُلْنَ اُوْذِيْنَا اَقِمْنَ

تَسْئَلُ يَسْئَمُوْنَ رُؤُوْسِ يَئُوْدُ

مُسْتَهْزِءُوْنَ لَاتَرْتَابُوْا يَسْتَعْجِلُوْنَكَ

يَسُوْمُوْنَكُمْ سَمِعْنَا اَطَعْنَا سَتَجِدُنِيْ

بَيْنَنَا يَاْتِيْهِ وَضَعْنَا اِغْفِرْلَنَا

لَاتُخَاطِبْنِيْ لَاتُؤَاخِذْنَا لَاطَاقَةَلَنَا اِرْحَمْنَا

يَاْذَنْ قَرْنَ تَاْتُوْنِيْ لَاتَخْضَعْنَ

تَاْوِيْلُ وَلْيَضْرِبْنَ جِئْنَا بَارِئِكُمْ

اَطِعْنَ اَخَذْنَا لَايَاْتِيْنَ لَايَعْصِيْنَكَ

قَرَاْتَ اَبَيْنَ اِمْتَلَئْتِ بِئْسَ

ءَاَقْرَرْتُمْ يَاْفِكُوْنَ وَاْمُرْ رُءْيَاكَ

وَاْتُوْنِيْ يَاْمُرُ تَزْدَادُوْنَ مَاكِثِيْنَ

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْتَدْعُوْنَ

تلفظ کے بہتر بنانے کیلئے ایک ضمنی مگر ضروری مشق ؛

مُلْكُ مَلَكُ مِلْكُ مَلِكُ صَبْرُ

كَرَمْ صِدْقْ عِلْمْ قَلَمْ اَجْرْ

سَفَرْ حَمْدْ بَلَدْ مِثْلْ عَجَبْ

مَكْرْ اُمَمْ لَهْوْ مَرَضْ بَحْرْ

قَمَرْ ضَرْبْ عُسْرْ غَضَبْ يُسْرْ

نَفْسْ عَرْضْ حَجَرْ فَجْرْ مِصْرْ

بَصَرْ رِزْقْ ذِكْرْ كُفْرْ اَمْرْ

قَوْمْ حِجْرْ كِبْرْ فَوْزْ شَمْسْ

اِصْرْ ذَوْقْ فُلْكْ يَوْمْ بَرْقْ

صَوْمْ قَبْلْ عَوْنْ صَخْرْ فِيْهْ

مَثْوَايْ حَسَنَهْ شَاْنْ بَعْدَهْ حَمِدَهْ

پندرہواں سبق (حروفِ مدّہ کی قائمقام حرکات)

فتحہ اشباعیہ "ـٰ" کسرہ اشباعیہ "ـٖ" ضمہ اشباعیہ "ـٗ" حروفِ مدّہ کی قائمقام حرکات ہیں۔ حروفِ مدّہ کی طرح انکو بھی لمبا کرکے پڑھا جاتا ہے

اٰ = اَا اِ = اِيْ اُ = اُوْ

اٰدَمَ اٰمَنَ مٰلِكِ مَاٰرِبُ كِتٰبُ

سَمٰوٰتِ اٰيٰتُنَا اٰذٰنِهِمْ لِلْكٰفِرِيْنَ سُبْحٰنَكَ

اَلْفٰهِمُ خَطٰيٰكُمْ عٰبِدٰتٌ اِبْرٰهٖمَ

تُرْزَقٰنِهٖ نُوْرِهٖ بَعْدِهٖ بِمُزَحْزِحِهٖ

كَلِمَتُهٗ سُبْحٰنَهٗ مَوْءٗدَةُ وٗوٗرِيَ

قُرْاٰنَهٗ يَسْتَوٗنَ بَيَانَهٗ

سولہواں سبق (تنوین)

حرف پر دو حرکات (ـًـ ، ـٍـ ، ـٌـ) ہوں تو دوسری حرکت تنوین کی علامت ہوتی ہے۔ تنوین لفظ کے آخر میں ایک ساکن نون ہے جو پڑھنے میں تو آتا ہے لیکن نون کی شکل میں اسے لکھا نہیں جاتا مثلاً بَقَرَةً کا تلفظ بَقَرَتَنْ ہے۔ مَرَضٌ کا تلفظ مَرَضُنْ اور سَفَرٍ کا تلفظ سَفَرِنْ ہے۔

مشق

جَهْرَةً عُمْيٌ رُءُوْسُ رَءُوْفٌ

اُمُوْرٌ عَادٍ اُلُوْفٌ غِشَاوَةٌ

فَاكِهَةٍ رُجُوْمٌ نَاعِمَةٌ كُتُبٌ

بَاسِرَةٌ نَافِلَةً نَاضِرَةٌ

سترہواں سبق (نون ساکن یا تنوین میں اظہار)

حروف حلقی چھ ہیں: "ء ہ ع ح غ خ" اگر ان حروف سے پہلے نون ساکن "نْ" یا تنوین آجائے تو "نْ" کو صاف اور واضح پڑھتے ہیں اور دیگر ساکن حروف کی طرح اس پر آواز ٹھہراتے ہیں مگر لمبا نہیں کرتے اسے کہتے ہیں "اظہار سے پڑھنا" یعنی ظاہر کر کے پڑھنا۔

اَنْعَمْتَ   مِنْ عِلْمٍ   اِنْ خِفْتُمْ   ذِكْرًا وَّ

اِنْ حِسَابُهُمْ   فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ   عَذَابٌ اَلِيْمٌ

اَجْرٌ عَظِيْمٌ   قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً   يَنْهَوْنَ عَنْهُ

استثناء۔ نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر و ، ي میں سے کوئی حرف ہو تو یہ نون اس میں مدغم ہو جاتا ہے۔ یہ ادغام وہاں ہوتا ہے جہاں نون ساکن اور و ، ي دو مختلف الفاظ میں آئیں۔ اگر نون ساکن اور و اور ي ایک ہی لفظ میں اکٹھے آجائیں تو ادغام نہیں ہوتا۔ لہٰذا نون اظہار کے ساتھ پڑھیں گے۔ قِنْوَانٌ صِنْوَانٌ۔ بُنْيَانٌ۔ دُنْيَا۔

اٹھارہواں سبق (نون ساکن یا تنوین میں اخفاء)

نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی "ب" اور حروف یَرْمَلُوْنَ یعنی "ی، ر، م، ل، و، ن" کے علاوہ کوئی حرف ہو تو نون کو اس طرح پڑھیں گے کہ زبان کی نوک معمولی سی تالو کو لگے باقی آواز ناک کی جڑ کی طرف جاتی ہوئی ایک الف کے برابر لمبی ہوگی اسے کہتے ہیں "اخفاء سے پڑھنا" اس میں چونکہ آواز خاص طرز پر لمبی ہوتی ہے اور ترنم اور حسن پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ سبق سیکھنا ضروری ہے۔ مشق میں اخفاء کی علامت کے طور پر نون کے نیچے چھوٹا سا خط "=" دیا گیا ہے

مشق

اُنْثَيَيْنِ   اَنْجٰىكُمْ   مِنْ سَبِيْلٍ   اُنْزِلَ

فَاِنْ تَنٰزَعْتُمْ   اِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ   اِذْهَبْ اَنْتَ

وَ اَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ   قَدْ خَلَتْ مِنْ

قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا   يَنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ

انیسواں سبق (گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے قواعد کا اعادہ)

اس سبق کی مشق کرتے ہوئے درج ذیل امور کی پابندی کریں۔

۱۔ حرف مدّ کے بغیر متحرک حرف کو لمبا نہ ہونے دیں۔ ۲۔ ساکن حروف کو بغیر ہلائے پڑھیں سوائے قلقلہ والے حروف کے ۳۔ نون ساکن اور تنوین میں اظہار و اخفاء کا خیال رکھیں۔ ۴۔ حروف مدّہ اور ان کی قائمقام حرکات کو مناسب طور پر لمبا کریں ۵۔ ایک ٹکڑا ایک سانس میں پڑھنے کی مشق کریں۔

مشق

ذٰلِكَ اَزْكٰى لَكُمْ　　لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ

قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى　　اَنْتَ مَوْلٰنَا

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا　　لَوْلَا يَاْتِيْنَا

بِاٰيَةٍ　　لِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ　　يَعْلَمُ مَا بَيْنَ

اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ　　مَا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ　　وَاِذَا مَرِضْتُ

فَهُوَ يَشْفِيْنِ　　اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ

وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا　　هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ　　اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ اِذْهَبْ اَنْتَ

وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَاتَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ بَلَغَا مَجْمَعَ

بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا

نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى مِنْ

عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ مَنْ كَتَمَ

شَهَادَةً عِنْدَهٗ مَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا

اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ

اِذْ هَدَيْتَنَا تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ

ملتی جلتی آواز والے حروف میں امتیاز کرنے کی مشق

ء	ءا	اَلَمْ	تَاْلَمْ
ع	عَا	عَالِمْ	تَعْلَمْ
ت	تَا	تَارِك	أَتْرُكْ
ط	طَا	طَاهِرْ	أُطْهَرْ

ث	ثَا	ثَانِيْ	مَثْنٰى
س	سَا	سَاكِنْ	اَسْكُنْ
ص	صَا	صَابِرْ	اَصْبِرْ
ح	حَا	حَاكِمْ	اَحْكُمْ
ه	هَا	هَادِيْ	اَهْدِ
د	دَا	دَارْ	اَدْرِيْ
ض	ضَا	ضَامِرْ	اَضْعَفُ
ذ	ذَا	ذَاكِرْ	اَذْكُرْ
ز	زَا	زَاجِرْ	اَزْلَامُ
ظ	ظَا	ظَالِمْ	اَظْلَمْ
ق	قَا	قَادِرْ	اَقْدَرْ
ك	كَا	كَامِل	اَكْمَلْ

بیسواں سبق (تشدید "ــّـ")

تشدید کی علامت "ــّـ" جس حرف پر ہو اسے مشدد کہتے ہیں۔ تشدید کے معنی مضبوط بنانے کے ہیں۔ مشدد حرف میں دراصل دو۲ حرف ہوتے ہیں مثلاً اَبَّ اصل میں اَبْ + بَ ہے چنانچہ مشدد حرف کو مضبوطی سے ادا کرنے کیلئے پہلے اس پر آواز ٹھہرے گی پھر اسکی حرکت پڑھیں گے۔

الفاظ میں لہجے اور ACCENT کو درست رکھنے کیلئے مشدد حرف کے پہلے حصّے کو پچھلے حرف کے ساتھ اور دوسرے حصّے کو بعد والے حرف کے ساتھ پڑھا جائے۔ مثلاً اِنَّمَا ہے اِنَّ۔ مَا نہ پڑھیں بلکہ اس طرح اِنْ نَمَا۔ پڑھیں۔ نون مشدد "نّ" اور میم مشدد "مّ" پر اسکی حرکت پڑھنے سے پہلے آواز کو ٹھہرا کر لمبا کریں گے۔ ان کے نیچے چھوٹا خط "=" اس امر کی طرف اشارہ ہے۔

سَبَّ سُبُّ دَبَّ دُبُّ دِبِّ

شَبِّ شَبَّ اَوَّ اَيُّ اِيَّ

ذَمِّ جَسُّ اِنَّ قُوَّ هِنَّ

جَرُّ مِنَّ طَلَّ كَمِّ حَقِّ

يَمِّ سَيِّ هُنَّ مِمَّ حَيُّ

كُوُّ صَوِّ صِرُّ دُوُّ طَلُّ

وِيُّ صُمِّ كُوِّ تُلِّ حَيُّ

عَلَّمَ (عَلْ۔لَمَ) لَعَلَّ فَصَلِّ اِنَّمَا

سُعِّرَتْ مِمَّا رَبَّنَا اِنَّنَا تَكُوْنَنَّ

وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ مُبَيِّنٰتٍ يَتَخَيَّرُوْنَ مِنْ قُوَّةٍ

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ يَتَخَبَّطُ لِيُمَحِّصَ اِطَّهَّرَ

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

اکیسواں سبق (زائد حروف اور خالی دندانے)

عربی کتابت میں بعض اوقات حروف لکھنے میں آتے ہیں پڑھنے میں نہیں آتے اس صورت میں وہ حرکات وسکون سے خالی ہوتے ہیں۔

مشق

فَادْعُ لَنَا كَالدِّهَانِ بِالْاٰخِرَةِ مَرَضًا لِشَایْءٍ

مِائَةَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ ثُمَّ

اسْتَوٰى عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّهُ الْحَقُّ

كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ

وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ لَبِالْمِرْصَادِ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ

اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ

فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ

خالی دندانے

زائد حروف کی طرح بعض اوقات عربی کتابت میں خاص مقصد کیلئے الفاظ میں دندانے لکھے جاتے ہیں جو پڑھنے کے لحاظ سے زائد ہوتے ہیں۔

مِيْكٰلَ نَـرٰىكَ نَجْوٰىهُمْ هَدٰىنِىْ

اَتْقٰكُمْ هَوٰىهُ تَقْوٰىهَا بَنٰىهَا

فَسَوّٰىهُنَّ ضُحٰىهَا اِبْتَلٰىهُ طَغْوٰىهَا

قَدْاَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا

بائیسواں سبق (گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے بعض قواعد کا اعادہ)

اس سبق کی مشق کرتے ہوئے حروفِ مدّہ اور انکی قائمقام حرکات کو مناسب طور پر لمبا کر کے پڑھیں حرکات و سکون سے خالی حروف کو نظر انداز کرتے ہوئے ان سے پہلے حروف کو سیدھا، بعد والے حرف کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ نون مشدّد اور میم مشدّد کی حرکت پڑھنے سے پہلے ان پر آواز ٹھہراتے ہوئے لمبی کر دیں۔ ان کے نیچے چھوٹا سا خط " = " دیا گیا ہے۔ باقی مشدّد حروف کو مضبوطی سے ادا کریں۔ یعنی ان پر آواز ٹھہراتے ہوئے بغیر لمبا کئے ان کی حرکت پڑھیں۔

مشق

اَللّٰهُ فَسَوّٰىهُنَّ بَلِ ادّٰرَكَ سَمّٰعُوْنَ

قُلِ اللّٰهُ بَلْ لِّلّٰهِ قُلِ اللّٰهُمَّ عَلَّمْتَنَا

سَخَّرَالشَّمْسَ فَاطَّهَّرُوْا اَفَاضَ النَّاسُ

لَنَصَّدَّقَنَّ وَلِيَّ الَّذِيْنَ يَذَّكَّرُوْنَ يُصَدِّيْنَكَ

وَالزَّيْتُوْنِ   ثُمَّ رَدَدْنٰهُ   يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

فَسَنُيَسِّرُهٗ   صُحُفًا مُّطَهَّرَةً   حُبًّا جَمًّا

يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ   رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً   صَفًّا صَفًّا

فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ   ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ

وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ   وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ   فَقَعُوْا لَهٗ

سٰجِدِيْنَ   لَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ   رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ

تَرْتِيْلًا   كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ   فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا

يَوَدُّ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ   وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

تیئسواں سبق (ساکن حرف کے بعد مشدّد حرف پڑھنا)

بعض اوقات ساکن حرف کے بعد مشدّد حرف آجاتا ہے اس صورت میں ساکن حرف پڑھنے میں نہیں آتا اور اس سے پچھلے حرف کو اس کے بعد والے مشدّد حرف کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے۔ اس سبق کی مشق کرتے ہوئے مشدّد حرف پر آواز ٹھہرائیں پھر اسکی حرکت پڑھتے ہوئے آگے چلیں مگر حرف سرعت (جلدی) سے ادا کریں سوائے "ن" اور "م" کے ان پر آواز ٹھہرا کر لمبی کریں پھر حرکت پڑھیں۔

مشق

حَطْتُّ   وَدْتُّ   مَنْ نَّ   قَدْتَّ   اِنْ مَّ

وَوْوُّ   قُلْ رَّ   كَبْ مٍّ   مِنْ نَّ   عَنْ مِّ

إِنْ نَّظُنُّ　اَرَدْتُّمْ　اَحَطْتُّ　رَاوَدْتُّهٗ　هَلْ لَّنَا

إِذْ ظَّلَمُوْا　مَنْ يَّكُنْ　قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ

عَفَوْا وَّقَالُوْا　تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ　إِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ

اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا　عَنْ مَّوَاضِعِهٖ　يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا

قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

چوبیسواں سبق (نون ساکن وتنوین کے بعد "ل، ر" کا پڑھنا)

نون ساکن یا تنوین کے بعد "ل" یا "ر" ہو تو اس نون کو "ل" یا "ر" بنا کر اس میں مدغم کر دیا جاتا ہے (ملا دیا جاتا ہے) اس طرح "ل، ر" پر تشدید آجاتی ہے۔ نون پڑھنے کے لحاظ سے کلیّۃً ختم ہو جاتا ہے (اسے ادغامِ تام کہتے ہیں۔)

يَكُنْ۔ لَهُنَّ سے يَكُنْ لَّهُنَّ (يَكُلَّهُنَّ) مِنْ۔ رَبِّ سے مِنْ رَّبِّ (مِرَّبِّ)

مشق

كُنْ لَّ　مِنْ رَّ　طَالٍ　دُرٌّ　اَنْ لَّ　مِنْ رُّ

مِنْ رَّبِّهِمْ　يَكُنْ لَّهُنَّ　مِنْ لَّدُنْكَ　اَنْ لَّيْسَ

مِنْ رُّوْحِيْ　وَسَطًا لِّتَكُوْنُوْا　اَذًى لَّهُمْ　مَنْ لَّمْ يَتُبْ

شَيْطَانٍ رَّجِيْمٍ　مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ　لَذِكْرٌ لَّكَ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

پچّیسواں سبق (نون ساکن یا تنوین کے بعد و، ی کا پڑھنا)

نون ساکن یا تنوین کے بعد "و" یا "ی" آئے تو اس نون کو "و" یا "ی" بنا کر ان میں مدغم کر دیتے ہیں اسطرح ان پر تشدید آجاتی ہے پچھلے حرف کو ان کے ساتھ ملاتے ہیں آواز ناک کی جڑ کی طرف جاتی ہوئی قدرے لمبی ہوتی ہے پھر انکی حرکت پڑھتے ہیں (اسے ادغام ناقص کہتے ہیں)

مِنْ ۔ وَلِيٍّ سے مِنْ وَّلِيٍّ ، بِقُوَّةٍ ۔ وَاذْكُرْ سے بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرْ

مشق

مِنْ وَّ　ةٍ وَّ　مَنْ يَّ　ةٍ يَّ　سٍ وَّ　اَنْ يَّ

مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا　مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ　وَنَفْسٍ وَّمَا

سَوّٰىهَا　اَنْ يَّضْرِبَ　لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ　اِنْ

يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطَانًا　خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَا

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ　مَا لَكُمْ مِّنْ

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ　لَكُمْ فِي الْاَرْضِ

مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ

چھبّیسواں سبق (حروف جن پر آواز کو ٹھہراتے ہوئے لمبا کرتے ہیں)

اس سبق میں وہ تمام مقامات اکٹھے بیان کر دئے گئے ہیں جہاں بعض ساکن حروف پر یا مشدّد حروف پر (انکی حرکت پڑھنے سے پہلے) آواز کو ٹھہراتے ہوئے لمبا کرتے ہیں۔ ترتیل، ترنّم اور آواز میں زیر و بم پیدا کرنے کیلئے اس سے چونکہ بہت مدد ملتی ہے اس لئے علیحدہ یکجائی طور پر یہ اکٹھے کر دئے گئے ہیں تجوید کی اصطلاح میں کہیں اخفاء کی وجہ سے ساکن حرف کو لمبا اور غنّہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے کہیں ادغام کی وجہ سے کہیں اقلاب واقع ہوا ہے ۔ اصطلاحوں کی تفاصیل کو

چھوڑتے ہوئے اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ ان مقامات پر ساکن یا مشدد حروف پر آواز کو ٹھہراتے ہوئے لمبا کرتے ہیں۔ مشق میں ان حروف کے نیچے چھوٹا سا خط "=" لگا دیا ہے۔

مشق

۱۔"م" ساکن جو "ب" متحرک سے پہلے ہو (اس پر آواز کو ٹھہرا کر لمبا کریں گے)

تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ وَمَا هُمْ بِخَارِجِیْنَ مِنْهَا

۲۔"ن" سے بدلی ہوئی "م" : (اس پر بھی آواز کو ٹھہرا کر لمبا کرتے ہیں)

مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ

۳۔ "م" مشدد : (پر بھی آواز کو ٹھہرا کر لمبا کرتے ہیں)

مِمَّ خُلِقَ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

۴۔"ن" مشدد : (پر بھی آواز لمبی ہوتی ہے)

اِنَّمَا لَتُنَبَّؤُنَّ اَیُّهَا النَّبِیُّ لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ

۵۔ "و" مشدد } (پر بھی آواز لمبی ہوتی ہے)
۶۔ "ی" مشدد } اگر ان سے پہلے نون ساکن یا تنوین ہو

مِنْ وُّجْدِكُمْ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی مَنْ یَّقُوْلُ دُرِّیٌّ

یُّوْقَدُ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ لُجِّیٍّ یَّغْشٰهُ

۷۔ نون ساکن یا تنوین کے بعد چھ حروف حلقی "ء، ه، ع، ح، غ، خ" حروف یرملون یعنی ی، ر، م، ل، و، ن اور ب کے علاوہ کوئی حرف ہوگا تو ن پر آواز کو ٹھہرا کر لمبا کریں گے۔

اِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا

قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ

ستائیسواں سبق (وقف کے طریق)

درج ذیل مقامات پر وقف کرتے ہوئے آخر کو ساکن کر دیتے ہیں۔ (علاماتِ وقف قاعدہ کے آخر میں ملاحظہ ہوں)

ا۔ آخری حرف پر فتحہ، کسرہ، ضمہ ہو تو اسے ساکن کر دیتے ہیں۔

وَالِدٰتُكَ ۝ رُسُلِ ۝ بِالْقِسْطِ م صٰدِقِيْنَ ۝

فِيْهِ ج يُنْفِقُوْنَ ۝ زَوْجٰنِ ط شُهَدَآءُ ط

عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اِيَّايَ ط هُوَ ۝ فَنَسِيَ ۝

ب۔ آخر میں "کسرہ" والی یا "ضمہ" والی تنوین ہو تو اسے ساکن کر دیتے ہیں۔

لَهَبٍ ط حَافِظٌ ۝ شَانٍ ۝ عَظِيْمٌ م شَيْءٍ ج

لَهْوٌ ط بَرْقٌ ج مُلْكٌ م

ج۔ آخری حرف پر کسرہ اشباعیہ یا ضمہ اشباعیہ ہو تو اسے سکون میں بدل دیتے ہیں۔

غَيْرِهٖ ۝ دَلْوَهٗ ۝ بِاِذْنِهٖ ط حَمْدَهٗ م

نوٹ: "و، ي" متحرک سے پچھلا حرف بھی متحرک ہو تو یہ وقف کی صورت میں حروفِ مدّ کے طور پر پڑھی جاتی ہیں انکی حرکت ختم کر کے آواز لمبی ہو گی۔

حرف مشدد پر وقف کرتے ہوئے اس کی حرکت ختم ہوگی۔ مگر تشدید ظاہر کرنے کیلئے آواز کو ذرا کھینچیں۔

تَبَّ ۝ فِيهِنَّ ۝ جَآنٌّ ۝ اَمَرَّ ۝ مُسْتَقَرٌّ ۝

" ۃ " پر وقف کی صورت میں اسے " ہْ " ساکن بنادیتے ہیں

قُوَّةً ۝ (قُوَّہْ) ثَمٰنِيَةٌ ۝ تُقٰىةً ۝

فتحہ والی تنوین پر وقف کرنا ہو تو اسے حرفِ مدّ " ا " کی طرح پڑھا جائے گا

رَقِيْبًا ۝ (رَقِيْبَا) ضُحًى ۝ مُصَلًّى ۝ نِسَآءً ۝ نِدَآءً ۝

اَعْلَى ۝ اَشْقَى ۝ جیسے الفاظ پر وقف کرتے ہوئے آخر میں "ي" کی وجہ سے فتحہ کو الف بناکر پڑھیں گے

آخر میں الف ہو، فتحہ اشباعیہ ہو یا ساکن حرف ہو تو وقف کی صورت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

اَبٰى ۝ زَكَرِيَّا ۝ قَوَارِيْرَا ۝ كُوِّرَتْ ۝ تَنْهَرْ ۝

فَحَدِّثْ ۝ ذِكْرٰى ۝

اٹھائیسواں سبق (گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے قواعد کا اعادہ)

اس سبق میں دئے گئے جملوں کو پڑھتے ہوئے متحرک حروف کو لمبا نہ ہونے دیں، حروف مدّہ اور انکی قائمقام حرکات کو ٹھیک طرح لمبا کرکے پڑھیں، ساکن حروف پر آواز ٹھہراتے ہوئے پڑھیں انکو ہلنے نہ دیں سوائے پانچ حروف کے " ق، ط، ب، ج، د " (ان کو تھوڑی جنبش کیساتھ پڑھیں) جن ساکن یا مشدد حروف کے نیچے چھوٹا سا خط ہے ان پر آواز ٹھہراتے ہوئے قدرے لمبی کریں۔ پورا جملہ درمیان میں آواز توڑے بغیر ایک سانس میں پڑھنے کی مشق کریں۔ بار بار دہرائیں

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ

فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى

لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ

مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ

هِيَ اَحْسَنُ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا

فَقَالَ اَنْبِئُوْنِيْ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ

حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ

الْمُتَطَهِّرِيْنَ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ شَيْءٌ

فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً

طَيِّبَةً قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ

يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ

اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتَابِ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ وَلَوْ كُنْتَ

فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ وَلٰكِنْ

يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ

النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ

بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ

يَاْلَمُوْنَ   فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ   وَمَا هُوَ

بِمُزَحْزِحِهٖ   مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ   وَلَا يَحِلُّ

لَهُنَّ   اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ   اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ   وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ

بِالْمَعْرُوْفِ   فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْ مَا افْتَدَتْ بِهٖ   فَاِنْ اَرَادَا

فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا   وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ   وَلٰكِنْ لَّا

تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا ۔   قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا

انتیسواں سبق

(مدّات)

حرفِ مدّ جس پر کہ آواز قدرے لمبی ہوتی ہے اسے مدّ اصلی یا طبعی کہتے ہیں

حروفِ مدّہ یا ان کی قائمقام حرکات کے بعد اگر ہمزہ آجائے تو ان کی آواز مزید لمبی ہو جاتی ہے اسے مدِّ زائد کہتے ہیں۔ مدِّ زائد کے علامت کے طور پر حرفِ مدّ کے اُوپر تلوار کا نشان ~ لگایا جاتا ہے۔

حرفِ مدّ ایک لفظ کے آخر میں اور سببِ مدّ یعنی "ء" بعد والے لفظ کے شروع میں ہو۔ یہاں مدِّ زائد ہوتی ہے اور اسے مدِّ منفصل کہتے ہیں اِلَّآ اِنَّهُمْ ۔ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

اگر حرفِ مدّ اور ہمزہ ایک ہی لفظ میں اکٹھے ہوں تو یہاں بھی مدِّ زائد آتی ہے جسے مدِّ متصل یا مدِّ لازم کہتے ہیں۔ جیسے جَآءَ ۔ سَيِّئٰتُ ۔

يَآاِبْرٰهِيْمُ وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ وَجِاْيْٓءَ يَوْمَئِذٍ يٰٓاٰدَمُ

وَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ لَايَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ

حرفِ مد کے بعد ساکن حرف ہو یا مشدد حرف ہو اور اس حرفِ مد کا قائم رکھنا ضروری (یعنی حرفِ مد کو لمبا کرنے کے بعد مشدد حرف کو مضبوطی سے ادا کیا جائے۔) ہو تو یہاں بھی مدِ زائد ہوتی ہے۔ آٰلْئٰنَ ۔ اَلْحَآقَّةُ

نوٹ: اگر حرفِ مد کے بعد ساکن یا مشدد حرف ہو تو اکثر اوقات حرفِ مد گرا دیا جاتا ہے۔ پڑھنے میں نہیں آئے گا۔ دیکھئے سبق نمبر ۲۱۔

مُدْهَآمَّتٰنِ ضَآلًّا آٰلْئٰنَ آٰللّٰهُ تَاْمُرُوْٓنِّيْ

حَآدَّ اللّٰهَ آٰمِّيْنَ حَآجُّوْنِّيْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

حروفِ تہجی جو بعض سورتوں کی ابتداء میں ہیں جنکو "مقطعات" کہتے ہیں ان میں سے جس حرف کے تلفظ میں حرفِ مد کے بعد ساکن حرف ہوگا اس پر بھی مد آئے گی۔ حرفِ لین بھی اسی حکم میں ہے کیونکہ اس کو بھی حرفِ مد کی طرح وقت دے کر پڑھا جاتا ہے۔

نٓ قٓ يٰسٓ الٓرٰ

الٓمّٓ كٓهٰيٰعٓصٓ طٰسٓمّٓ

کسی ایسے لفظ پر وقف کریں جس کے آخری حرف سے پہلے حرفِ مد ہو اور آخری حرف کو وقف کی وجہ سے ساکن کریں تو مد کا سبب پیدا ہو جائے گا یعنی حرفِ مد کے بعد ساکن حرف آجائے گا۔ تو یہاں بھی مدِ زائد ہوگی۔ جیسے اَلْبَيَان ۔ تَعْمَلُوْن ۔ اسے مدِ عارض وقفی یا مدِ عارض للسکون کہتے ہیں۔

تیسواں سبق (بعض مشکل الفاظ پر مشتمل آیات کے ٹکڑے)

اس سبق کی مشق میں درج ذیل امور کی پابندی کریں ۱۔ حروفِ مدہ اور مدات میں نمایاں فرق کریں۔ ۲۔ مشدد حروف کو مضبوطی سے ادا کریں (ان پر آواز قدرے ٹھہرانے کے بعد انکی حرکت پڑھیں) ۳۔ جن حروف کے نیچے خط دیا گیا ہے صرف ان حروف پر آواز کو ٹھہراتے ہوئے لمبا کریں ۴۔ ایک جملہ مسلسل بغیر آواز توڑے یا درمیان میں سانس لئے پڑھنے کی مشق کریں۔

ـلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ يُؤْمِنُوْنَ

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَاِذَا قِيْلَ

لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ

اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ كُلَّمَآ

اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ

اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ اهْبِطْ

بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ

فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ

مُّبٰرَكَةٍ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ

قُمِ الَّيْلَ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَلَا تُطِعْ

كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ

كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ

اکتیسواں سبق (متحرک حرف کے بعد الف زائد)

قرآن کریم کی عبارت میں دو موقعے ایسے ہوتے ہیں کہ متحرک حرف کے بعد " ا " لکھا ہوتا ہے لیکن پڑھنے میں نہیں آتا ۱۔ واحد متکلم کی ضمیر " اَنَا " کا الف ۲۔ تنوین سے بدلے ہوئے نون سے پہلے والا الف

۱۔ ضمیر واحد متکلم " اَنَا " کا تلفظ " اَنَ " ہے۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ　　اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ

لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ

الْمُشْرِكِيْنَ

۲۔ نون " نِ ":- " ا " کے نیچے چھوٹا سا نون " نِ " لکھا ہوتا ہے یہ تنوین سے بدلا ہوا نون ہوتا ہے۔ اگر اس سے پہلے لفظ کے آخر میں " ا " ہو تو اس " ا " کو نہیں پڑھتے بلکہ اس سے پہلے متحرک حرف کو بغیر لمبا کئے اور نون " نِ " کو پڑھتے ہوئے آگے چلیں گے۔

خَيْرًا ِۨالْوَصِيَّةُ (خَيْرَنِ الْوَصِيَّةُ)　شَيْئًا ِۨاتَّخَذَ (شَيْئَنِ تَّخَذَ)

ان کے علاوہ بھی کئی مقامات پر الف زائد لکھا ہوتا ہے مگر اس کے اوپر نشان " x " یا " ہ " لگا ہوتا ہے جس کی وجہ سے غلطی کا امکان کم ہو جاتا ہے مگر درج بالا جگہوں پر کوئی نشان نہیں ہوتا

بتیسواں سبق ("ال" والے لفظ سے ابتداء کا طریق)

جب ابتداء کسی ایسے لفظ سے کرنی ہو جس کے شروع میں " ال " ہو جیسے اَلْمُؤْمِنُ السَّلٰمُ تو شروع کے الف پر فتحہ دے کر پڑھتے ہیں اَلْمُؤْمِنُ　اَلسَّلٰمُ اسی طرح اَلَّذِيْ اور اَلَّذِيْنَ کے الف پر بھی فتحہ آتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

تینتیسواں سبق

اکتیسویں سبق میں نون " ںِ " کا ذکر گزرا ہے یہ نون پچھلے لفظ کی تنوین سے بدلا ہوتا ہے لہذا جب تک پچھلے لفظ سے اسکا تعلق رہے یہ قائم رہتا ہے اور جب پچھلے لفظ سے تعلق کاٹ دیں تو یہ ختم ہو جاتا ہے۔

اس سبق میں یہ سکھانا مقصود ہے کہ جہاں تنوین سے بدلا ہوا نون ہو وہاں اگر ملا کر پڑھنا ہو تو تیسویں سبق میں بتائے ہوئے طریق کے مطابق نون " ںِ " سے پہلے لفظ کا آخری الف ختم ہو جائے گا اور اس حرف سے پہلے متحرک حرف کو بغیر لمبا کئے نون " ںِ " کو پڑھتے ہوئے آگے چلیں گے مثلاً عَرْضَاۨ اِِۨلَّذِیْ تو اسے پڑھیں گے عَرْضَنِ لَّذِیْ

اگر وقف کرنا ہو تو جو لفظ " ا " پر ختم ہو رہا ہے اس کے " ا " کو پڑھتے ہوئے اس پر ٹھہریں گے۔ اس طرح اس کا تعلق مابعد سے کٹ جائیگا لہذا تنوین سے بدلا ہوا نون نہیں پڑھا جائیگا بلکہ اگلے لفظ کے ابتدائی الف کو مناسب حرکت دے کر پڑھیں گے۔ مثلاً شِیْبَاۨ اِۨلسَّمَآءُ ہے تو وقف کی صورت میں اسے پڑھیں گے شِیْبَا ہ اَلسَّمَآءُ ، مُرِیْبِۨ اِۨلَّذِیْ ہے تو اسے وقف کی صورت میں پڑھیں گے : مُرِیْبْ ہ اَلَّذِیْ

مشق

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَاۨ اِۨلَّذِيْنَ

كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

سَمْعًا ه فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ

شِيْبَاۨ اِۨلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ط كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ه

چونتیسواں سبق

تیسویں سبق میں سکھایا گیا تھا کہ اگر ایسے لفظ سے تلاوت کا آغاز کرنا ہو جس کے شروع میں " ال " لگا ہوا ہے تو " ا " کو فتحہ دیکر پڑھیں جیسے اَلْحَمْدُ ، اَلْمُؤْمِنُ اور اسی طرح اَلَّذِیْ اور اَلَّذِیْنَ وغیرہ کے ا پر بھی فتحہ دی جاتی ہے۔ اس سبق میں یہ سکھانا مقصود ہے کہ اس کے

علاوہ اگر کوئی صورت ہو تو الف کو کیا حرکت دیں گے۔

مندرجہ بالا صورتوں کے علاوہ اگر ایسا لفظ ہو جس کی ابتداء میں الف حرکت سے خالی ہے اور تلاوت کی ابتداء بھی اسی لفظ سے کرنی ہو تو پھر ہمیں ا کے بعد جو ساکن حرف ہے اس کے ساتھ والے حرف کی حرکت کو دیکھنا ہے۔ اگر وہ ضمہ ہے ا کو ضمہ دیکر پڑھیں گے۔ جیسے اذْکُرْ رَبَّکَ ہے ا کے بعد ذال ساکن ہے، اس کے ساتھ "ك" کی حرکت ضمہ ہے لہذا ہم "ا" کو ضمہ سے پڑھیں گے اُذْکُرْ رَبَّکَ۔

اور اگر ا کے بعد ساکن حرف کے ساتھ کے متحرک حرف پر فتحہ یا کسرہ ہے تو دونوں صورتوں میں ا کو کسرہ دے کر پڑھیں گے جیسے افْتَحْ ہے ا کے بعد "ف" ساکن ہے اور اسکے ساتھ والے حرف "ت" پر فتحہ ہے اس لئے ا کو کسرہ دیں گے اِفْتَحْ۔ اسْتِكْبَارًا ہے اس میں ا کے بعد ساکن حرف کے ساتھ والے حرف "ت" پر کسرہ ہے اس لئے ا پر کسرہ دیں گے اور یوں پڑھیں گے۔ اِسْتِكْبَارًا۔

مشق

فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۙ اِسْتِكْبَارًا

فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّءِ   اِنَّ اَبَانَا لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۨ ۝

اِقْتُلُوا يُوسُفَ اَوِ اطْرَحُوهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيكُمْ

وَتَكُونُوا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝ هٰرُوْنَ اَخِي ۙ ۝

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ   يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝

ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝

پینتیسواں سبق

۱۔ تلاوت میں سلاست، روانی، ترنم اور آواز بنا کر پڑھنے کیلئے جن امور کی ضرورت ہے پچھلے اسباق میں بڑی وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں۔ حروفِ مدہ اور انکی قائمقام حرکات کو مناسب

لمبا کرنا۔ جہاں مدّ آجائے وہاں مزید لمبا کر کے پڑھنا۔ مشدّد حروف کو مضبوطی سے یعنی ان پر آواز قدرے ٹھہراتے ہوئے پڑھنا۔ ساکن حرف یا مشدّد حرف کو اسکی حرکت پڑھنے سے پہلے جہاں لمبا ہونا چاہیئے وہاں لمبا کر کے پڑھنا۔ اگر ان چیزوں کی اچھی طرح مشق کرلی گئی ہو تو روانی، آسانی اور خوش الحانی سے تلاوت کی جاسکتی ہے۔

۲۔ تسلسل اور روانی کے لئے یہ بات یاد رکھیں کہ جہاں لمبا کرنا ہو وہاں لمبا کرنے کے بعد آواز ٹوٹنی نہیں چاہیئے خصوصاً مدّ کو لمبا کرنے کے بعد اکثر لوگ آواز توڑ دیتے ہیں۔ اور پھر اگلا حصہ پڑھتے ہیں اس میں اگر دقت ہو تو پچھلے اسباق میں مزید محنت کی ضرورت ہے۔ لمبا کرنے کے بعد آواز ٹوٹنی نہیں چاہیئے ورنہ ظاہر ہے تسلسل نہیں رہے گا اور تلاوت میں روانی نہیں آئے گی۔

۳۔ اس سبق میں اس امر کا اہتمام کریں کہ جہاں علامتِ وقف ہو وہاں ضرور وقف کریں۔ وقف کی صورت میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں ستائیسویں سبق میں بیان کی گئی ہیں ان کو مدّنظر رکھتے ہوئے مناسب تبدیلی کے ساتھ وقف کریں۔

۴۔ اگر بغیر علامتِ وقف کے بھی رُکنا پڑے تو بھی وقف کے قواعد کے مطابق مناسب تبدیلی کے ساتھ وقف کریں اور پھر دوبارہ پیچھے سے ملا کر پڑھیں۔

۵۔ علامتِ وقف کے بغیر اگر رُکنا پڑے تو جہاں لفظ ختم ہوتا ہے وہیں رکیں لفظ کے درمیان میں آدھا لفظ پڑھ کر نہ رُکیں دوبارہ شروع کرتے وقت بھی خیال رکھیں کہ جس طرح لفظ ہے اسی طرح پڑھیں اپنے پاس سے کمی بیشی نہ کریں۔ مثلاً یہ آیت پڑھتے ہوئے اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ آپ اَلْمُؤْمِنُ پر رکیں تو پہلے یہ اہتمام ہو کہ آپ اَلْمُؤْمِنُ پر ٹھہریں نہ یہ کہ اَلْمُؤْمِنُ کا اَلْ پڑھ کر (یعنی اَلسَّلٰمُ اَلْ کہہ کر) رُک جائیں۔ اسی طرح جب آگے چلنا ہے تو بھی پورے لفظ کو شروع سے پڑھنا ہے سَلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ نہیں پڑھنا چونکہ "ال" سلام کے لفظ کا حصہ ہے اس لئے "ا" کو فتحہ دیتے ہوئے اَلسَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ پڑھیں گے۔

۶۔ سکتہ اور وقفہ : صوتی حسن وجمال کا تقاضا یہ ہے کہ آواز صاف ہو اور آواز میں روانی اور تسلسل ہو۔ آواز ٹوٹتی ہو تو اس سے خوبصورتی متاثر ہوتی ہے۔ لہٰذا آیت کا ایک حصہ پڑھتے ہوئے ضروری ہے کہ جب تک وقف کرنا مقصود نہ ہو آواز میں تسلسل رہے۔ لیکن قرآن کریم پڑھتے ہوئے ہم نے صرف آواز پر ہی زور نہیں دینا بلکہ مفہوم کے مطابق پڑھنا اصل مقصد ہے۔ اور آواز میں روانی پیدا کرنے کی ہماری کوشش بھی اصل میں اسی مقصد کیلئے ہے کہ جس طرح ہم اپنی زبان میں ایک جملہ تسلسل سے بولتے ہیں درمیان میں زبان لڑکھڑائے یا آواز ٹوٹے تو وہ گفتگو کو بھونڈا بنادیتی ہے۔ تاہم قرآن کریم کی جو زبان ہے اس میں بعض اوقات مفہوم کو نمایاں کرنے کیلئے جملے کے دوران تھوڑا سا توقف کرتے ہیں مگر سانس نہیں توڑتے اس کو سکتہ کہتے ہیں جیسے قِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ

رَاقٍ ہے قاعدہ کے مطابق اسے مَنْ رَّاقٍ (مَرَّاقٍ) پڑھا جانا چاہیئے تھا جیسے مِنْ + رَبِّہِمْ کو ہم مِـرَّبِّہِمْ پڑھتے ہیں۔ لیکن یہاں چونکہ مَنْ پر تھوڑا سا توقف کرنے یعنی معمولی سا ٹھہرنے سے مفہوم واضح ہوتا ہے اور اس کا حسن دوبالا ہوتا ہے اس لئے مَنْ کی "م" کو "رَاقٍ" کی "ر" سے ملانے کی بجائے مَنْ ہی پڑھیں گے اور سانس توڑے بغیر ذرا سا توقف کرتے ہوئے اگلا لفظ رَاقٍ پڑھیں گے۔ اس معمولی سے توقف کو سکتہ کہتے ہیں۔

۷۔ وقفہ: سکتہ طویلہ کی علامت ہے یعنی یہاں قدرے زیادہ توقف کرنا ہوتا ہے۔ مگر سانس نہیں توڑا جانا چاہیے جیسے وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْلَنَا وقفہ اس کو اگر تسلسل سے پڑھتے جائیں تو جملے کی بناوٹ اور مفہوم کا حسن قائم نہیں رہتا۔ لہٰذا وَاعْفُ عَنَّا پڑھ کر آواز بند ہو مگر سانس نہ ٹوٹے ورنہ وقف ہو جائے گا۔ جس سے پھر حسنِ مفہوم متاثر ہو گا۔

قارئین وقفہ اور سکتہ کے ساتھ پڑھنے سے سمجھ سکتے ہیں کہ کلام پاک کے مفہوم و مطالب کو قائم رکھنے کیلئے روانی اور تسلسل کے ساتھ پڑھنا کتنا اہم اور ضروری ہے۔ اگر ہم تلاوت کرتے ہوئے جابجا آواز توڑیں گے اور سکتہ اور وقفہ والی کیفیت پیدا کریں گے تو کلام اللہ کا صوتی حسن متاثر ہو گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ؕ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ زوَّ

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ع

وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ وقف لازم

اٰمَنُوْا ج وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ط فِيْ

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ لا فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ج وَلَهُمْ عَذَابٌ

اَلِيْمٌ ۝ لا بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي

الْاَرْضِ لا قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ

الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ

اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ط اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ

السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا

اٰمَنَّا ج صلے وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ لا قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ

مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ

يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ص فَمَا

رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ (البقرۃ)

وقفہ اور سکتہ کی مشق

معنی کو علیحدہ اور نمایاں کرنے کے لئے وقفہ اور سکتہ کیا جاتا ہے۔ جس لفظ پر وقفہ یا سکتہ کریں گے آخر میں تبدیلی کے لحاظ سے اس پر وقف کے احکام جاری ہوں گے۔ مزید وضاحت کے لئے دیکھیں

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا ؕ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ ؕ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ
اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَارْحَمْنَا وقفہ
اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ (البقرۃ)

وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ ۝ لا اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ ۝ ج وَوُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍۭ
بَاسِرَۃٌ ۝ لا تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِھَا فَاقِرَۃٌ ۝ ط کَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۝ لا
وَقِیْلَ مَنْ سکتہ رَاقٍ ۝ لا وَّظَنَّ اَنَّہُ الْفِرَاقُ ۝ لا وَالْتَفَّتِ السَّاقُ
بِالسَّاقِ ۝ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ ۝ ع (القیامۃ)

؎

حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ لا قُلْنَا احْمِلْ فِیْھَا مِنْ کُلٍّ
زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَھْلَکَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْہِ الْقَوْلُ وَمَنْ
اٰمَنَ ؕ وَمَآ اٰمَنَ مَعَہٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ ۝ وَقَالَ ارْکَبُوْا فِیْھَا بِسْمِ اللّٰہِ
مَجْرٖ‌ىھَا وَمُرْسٰھَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (ھود)

؎ یہاں "ر" کی کسرہ مشابہ کو یائے مجہول کی طرح پڑھنا ہے چنانچہ مَجْرِیْھَا کی بجائے مَجْرےھَا پڑھیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ○ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ○ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ○ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ○ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ○ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ○ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ○ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ○ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ○ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ○ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ○ وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ

شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ

يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ؏

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ؏

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ؏

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

رموزِ اوقاف

علامات وقف قطعی اور الہامی نہیں ہیں تاہم جس شخص کو عربی زبان سے مَس نہیں ہے اسے ان کی رعائت اور پابندی کرنی چاہیے۔

م : وقف لازم کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا لازمی ہے۔

ط : وقف مطلق کی علامت ہے چونکہ اس وقف پر ماقبل اور مابعد کو ملا کر پڑھنے کی وجہ نہایت ضعیف بلکہ ناپید ہوتی ہے۔ اس لئے احسن یہی ہے کہ یہاں وقف کر کے مابعد سے ابتداء کی جائے۔

ج : وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں وصل اور وقف دونوں روا ہیں لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

ز : وقفِ مجوز کی علامت ہے۔ یہاں وقف کی وجہ بھی موجود ہوتی ہے اور وصل کی بھی۔ لیکن وصل کی جہت زیادہ قوی اور واضح ہوتی ہے۔ نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص : وقف مرخص کی علامت ہے اس سے مراد ہے کہ یہاں دونوں باتوں کا باہمی تعلق ہے، ہاں معنوں کے لحاظ سے ہر بات مستقل حیثیت بھی رکھتی ہے۔ یہاں چاہیئے تو ملا کر پڑھنا لیکن اگر پڑھنے والا تھک کر رک جائے تو رخصت ہے۔

ق : قیل علیہ الوقف (کہا گیا ہے کہ اس مقام پر وقف ہے) کی علامت ہے۔ یہ علامت ضعفِ وقف کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

لا : لاوقف علیہ (اس مقام پر کوئی وقف نہیں) کی علامت ہے یہاں ہرگز نہ وقف کریں اگر وقف ہو جائے تو اعادہ واجب ہے۔

قف : (ٹھہر جا) جہاں یہ گمان ہو کہ قاری وقف کر لے گا وہاں قف کی علامت لکھی جاتی ہے۔

سکتہ : سانس لئے بغیر تھوڑا سا ٹھہر جانا۔ پڑھنے والا یہاں ذرا سا ٹھہر جائے سانس نہ توڑے۔

وقفہ : لمبے سکتے کی علامت ہے یعنی جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں پڑھنے والا اس سے کم ٹھہرے وقفہ اور سکتہ قریب المعنی ہیں لیکن سکتہ وصل سے قریب تر ہوتا ہے اور وقفہ وقف کے۔

صل : قد یوصل (کبھی کبھی ملا کر پڑھا جاتا ہے) کی علامت ہے یعنی پڑھنے والا کبھی اس جگہ ٹھہر جاتا ہے۔ کبھی نہیں ٹھہرتا۔

صلے : الوصل اولیٰ کی علامت ہے یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

○ : یہ آیت کی علامت ہے جہاں فقط یہی علامت ہو وہاں وقف کیا جائے۔ اگر آیت پر "لا" ہو تو ترک وقفِ اولیٰ ہاں ضرورۃً ٹھہرا جائے تو مضائقہ بھی نہیں۔

∴ : اگر کوئی عبارت تین تین نقطوں کے درمیان گھری ہوئی ہو تو پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ پہلے تین نقطوں پر وقف کر کے دوسرے تین نقطوں پر وصل کر لے یا پہلے تین نقطوں پر وصل کر کے دوسرے تین نقطوں پر وقف کر لے۔ اس قسم کی عبارت کو معانقہ کہتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

National Shoba Ishaat
Ahmadiyya Muslim Jamaat Deutschland e.V.
Genfer Strasse 11
D-60437 Frankfurt am Main
Tel. (069) 50688-650 • Fax. (069) 50688-666
Internet: www.ahmadiyya.de

Tarteel-ul-Quran
(Urdu)

This book contains lessons to learn recitation of the Holy Quran in a correct way. The Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) has said that the Quran should be recited in the accentuation of Arabs. Therefore, the author has explained important rules to achieve this purpose before each lesson to make the students easy to learn recitation accordingly.

He has given exercises in such a way that the students are able to revise what they have learnt before. At the end of the book Quranic verses and small Suras have been included to examine knowledge of the students. The author has used simple and easy language by avoiding difficult terms which has made the book more beneficial.